5۔ نصوح اورو سلیم کی گفتگو

ڈپٹی نزیر سلیم دہلوی

(1831ء۔۔۔۔1912ء)

ابتدائی حالات:

نذیر احمد ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کرنے کے بعد دہلی آگئے، جہاں مولوی عبدالخالق کے شاگرد ہوگئے۔ بعد میں دلی سکول میں داخلہ لیا۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد عملی زندگی کا آغاز کنجاہ ضلع گجرات میں ایک اسکول میں مدرس کی حیثیت سے کیا۔ تھوڑے دنوں بعد ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے۔

۱۸۶۱ءمیں انڈین نیشنل کوڈ کے ترجمے کی وجہ سے پہلے تحصیلدار اور بعد میں افسر بندوبست بنے۔ سر سالار جنگ کے ایما پر انگریزی ملازمت چھوڑ کر حیدرآباد دکن ملازمت اختیار کی۔ ایک عرصے تک وہ خدمت انجام دینے کے بعد ملازمت چھوڑ کر دلی آگئے اور بقیہ زندگی یہی گزاری۔

اُسلوبِ نگارش:

آپ کے اصلاحی انداز کے حامل انداز ہیں کیونکہ ان سے انہوں نے مسلمانوں کی اصلاح کا کام لیا۔

اگرچہ ڈپٹی نذیر احمد کی کی مقصد پسندی نے ناول کے فن کو کسی حد تک متاثر کیا... لیکن یہ مقصدیت، ان کے اسلوبِ بیان کی لطافت اور چاشنی کو ختم نہیں کرتی۔ ان کی زبان علمی بھی ہے اور وعوامی بھی۔ معاشرتی لطافتوں کے آئنہ دار محاوروں کے استعمال کا انھیں ملکہ حاصل ہے۔ بالخصوص عورتوں کی مخصوص زبان، محاوروں اور مکالموں کے وہ اُستاد تسلیم کیے گئے ہیں۔

نذیر احمد دہلوی کا شمار اُردو کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ آپ اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔ آپ کے ناولوں میں "مراۃ العروس"، "بنات النعش"، "توبۃ النصوح"، "فسانہ مبتلا" اور "ابن الوقت" زیادہ اہم ہیں۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آموختہ	سبق	بالاخانہ	اوپر کا کمرا
بسروچشم	سر آنکھوں پر	بھلے مانس	شریف آدمی
پھڈی جوتی	نیچی ایڑھی کا جوتا	شطرنج	ایک امیرانہ کھیل کا نام ہے جس کے پیچھے مہرے ہوتے ہیں
عمرِ دراز	لمبی عمر	گنجفہ	ایک کھیل کا نام جو تاش سے کھیلا جاتا ہے
معقول	مناسب	منجھلا	درمیانہ

سبق کا خلاصہ

یہ سبق ڈپٹی نذیر احمد کے ناول "توبۃ النصوح" سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کا پس منظر یہ ہے کہ ایک بار دلی میں

بہت مایوس ہوا۔ان حالات میں اسے آخرت کی بے حد فکر لاحق ہوگئی۔ڈاکٹروں نے اسے نیند کی گولیاں کھلا کر سلادیا۔اسی نیند کے دوران اس نے خواب میں کچھ ہولناک مناظر دیکھے۔اسے اپنے اور اپنے خاندان کی بے مقصد زندگی پر بے حد افسوس ہوا۔اس نے گزشتہ زندگی میں کی جانے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کی تلافی کا عہد کرتے ہوئے اپنی بیوی فہمیدہ کو اپنا مددگار بنایا۔ایک دن اپنے بیٹے سلیم کو بالاخانے پر صبح کے وقت بیدار کے ذریعے جب بلایا تو سلیم ابھی سویا ہوا تھا۔بیدار نے اسے جگا کر والد صاحب کا پیغام سنایا تو وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مجھے والد صاحب نے کس لئے بلایا ہے۔وہ ناراض تو نہیں۔سلیم نے بیدار سے پوچھا کہ شاید کے شاید اسے ہی میرے بلانے کی وجہ پتا ہو۔اسی دوران سلیم خود ہی والد صاحب کے پاس پہنچ گیا۔سلام کیا اور ایک طرف کھڑا ہوگیا۔والد صاحب نے پوچھا "بیٹا آج مدرسے کیوں نہیں گئے؟" سلیم نے جواب دیا "کچھ دیر بعد جاؤں گا ابھی کوئی گھنٹہ بھر کی دیر ہے۔پھر والد صاحب نے پوچھا کہ کیا تم اکیلے مدرسے جاتے ہو یا بڑے بھائی کے ساتھ۔سلیم بولا کبھی کبھی بھائی کے ساتھ ورنہ اکیلے ہی جاتا ہوں۔والد صاحب نے اکیلے مدرسے جانے کی وجہ پوچھی۔سلیم نے کہا کیوں کہ امتحان کے دن قریب ہیں بھائی جان منہ اندھیرے ہی امتحان کے سلسلے میں اپنے کسی دوست کے ہاں چلے جاتے ہیں۔جب میں سکول پہنچتا ہوں تو بھائی کو سکول میں دیکھتا ہوں۔والد صاحب نے دریافت کیا کہ کیا گھر میں امتحان کی تیاری نہیں ہو سکتی؟ سلیم نے کہا بھائی کے پاس ہر وقت شطرنج اور گنجفہ ہوتا ہے۔ایسے میں تیاری مشکل ہے۔باپ نے سلیم سے پوچھا، کیا تم بھی شطرنج کھیلتے ہو؟ سلیم نے کہا نہیں بلکہ میں تو ہر قسم کے کھیل کو ناپسند کرتا ہوں۔باپ نے وجہ پوچھتے ہوئے کہا کہ

جہاں تک میری یاداشت کام کرتی ہے تم توکھیلوں کے سودائی تھے،پھر یہ اچانک ایسا کیوں ہوا؟ سلیم نے جواب دیتے ہوئے کہاکہ میرے محلے میں چار لڑکے رہتے ہیں۔یہ چاروں آپس میں بھائی ہیں۔اور بہت نیک ہیں۔بہت زیادہ شریف اور عظیم اخلاق والے ہیں۔مدرسے کے دوران بھی آدھی چھٹی کے وقت یہ قریبی مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔ان کے ساتھ دوستی ہونے کی وجہ بتائی۔ان کی نانی صاحبہ سے ملاقات اور اچھی باتوں کا ذکر کیاکہ جب بھی اپنے بڑوں سے ملو تو سب سے پہلے السلام علیکم کہا کرو۔بچوں سے دوستی اور بڑی بی کی نصیحتوں کی وجہ سے میرا دل کھیلوں سے اچاٹ ہوگیا ہے۔

پس نصوح نے خاندان کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔اس نے اپنی بیوی کو اپنا ہم خیال بنایا اور اصلاح کی ابتداء اپنے بیٹے سلیم سے کی۔سلیم پہلے ہی اپنے ایک ہم جماعت کی نانی اماں سے اچھی اچھی باتیں سیکھتا۔نصوح اس بوڑھی عورت کا بے حد شکر گزار تھا جو نصوح کے حصے کا کام سرانجام دے رہی تھی۔

مرکزی خیال:

جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دینوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی،اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرجرو ہوگا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ

کے سامنے جوانده ہوگا۔ نصوح اپنے بیٹے کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ کے معملات کے بارے میں گفت وشنید کرتا ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ اسکے بیٹے شب و روز کیسے گزارتے ہیں۔